اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان......تاریخ کے آئینے میں

......۳......

محترم محمد سیف اللہ نوید
معاون ناظم مرکزی دفتر وفاق

مدارس کو ایگزامینگ یونیورسٹی کا درجہ دینے کی تجویز:

2004ء میں حکومت کی طرف سے دینی مدارس میں کمپیوٹر اور عصری مضامین کی تدریس کے سلسلے میں مدارس کی مالی اعانت کا اعلان کیا گیا تھا۔ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے اجلاس منعقدہ یکم محرم الحرام 1425ھ مطابق 22 فروری 2004ء بمقام جامعہ اشرفیہ لاہور زیر صدارت حضرت مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب مدظلہم، اس پر غور وخوض کے بعد طے کیا گیا کہ اس حوالے سے حکومت کی پیشکش قبول نہ کی جائے۔ ہر وفاق اپنے رکن مدارس کو اس سلسلہ میں ہدایات جاری کرے کیونکہ یہ بالواسطہ رجسٹریشن کا ایک ذریعہ ہے جو حکومت، صوبائی محکمہ ہائے تعلیم کے ذریعے کرنا چاہتی ہے۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ جن مدارس یا افراد کے بارے میں صدر پاکستان کو یقین ہے کہ وہ دہشت گردی کا مرکز ہیں، ان کو پورے ثبوت کے ساتھ منظر عام پر لایا جائے اور عمومی طور پر دینی مدارس کو بدنام کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ نیز یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ دینی مدارس کے پانچوں وفاقوں کو ایگزامینگ یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے اور اس کے لئے باقاعدہ چارٹر جاری کیا جائے۔ طے ہوا کہ اس سلسلہ میں اتحاد تنظیمات کا وفد صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کرے گا۔

31 اگست 2004ء کو وفاقی وزیر مذہبی امور جناب اعجاز الحق صاحب کے ساتھ میٹنگ میں مختلف امور پر اتفاق ہوا، سی طرح دیگر حکومتی نمائندوں کے ساتھ بھی ان معاملات پر تبادلہ خیال ہوتا رہا اور اجلاس منعقدہ 7 ستمبر 2004ء بمقام ایوان صدر میں صدر پاکستان نے دینی مدارس کی معاشرہ میں خدمات کو سراہتے ہوئے تعلیمی حوالے سے اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے ساتھ مختلف امور پر اتفاق کرتے ہوئے عملدرآمد کا وعدہ فرمایا تھا۔ چنانچہ ان امور پر عملدرآمد کے سلسلے میں یاددہانی کے لئے اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کی طرف سے جناب وکیل احمد خان سیکرٹری وفاقی وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان اسلام آباد کو حسب ذیل مکتوب ارسال کیا گیا۔

محترم المقام جناب وکیل احمد خان صاحب

سیکرٹری وفاقی وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان، اسلام آباد

موضوع: 7 ستمبر 2004ء کو ایوان صدر میں ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' کے ساتھ اجلاس میں طے شدہ امور پر عمل درآمد کی درخواست

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جناب عالی!

آپ کے علم میں ہے کہ صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب جنرل پرویز مشرف صاحب نے بہ لطف وعنایت 7 ستمبر 2004ء کو ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' کی پانچ رکن تنظیمات کے سربراہان کے ساتھ تفصیلی ملاقات فرمائی تھی۔ جس میں چار وزراء کرام، متعلقہ محکموں کے سیکرٹری صاحبان اور مقتدر اداروں کے سربراہان بھی موجود تھے۔ اس اجلاس میں چند امور طے پائے تھے، جو یہ ہیں:

(1) ہماری پانچ تنظیمات کو ایگزامیننگ یونیورسٹیز کا درجہ دینے کا معاملہ صدر مملکت نے متعلقہ اداروں کے ساتھ مزید مشاورت پر موقوف کیا، اس سلسلہ میں ہمیں آپ کی طرف سے کی جانے والی پیش رفت کا انتظار ہے۔

(2) ہماری پانچ تنظیمات کو ڈگری ایوارڈنگ وایگزامیننگ بورڈ کا درجہ دینے کے معاملہ پر متعلقہ وزراء کرام کو ہمارے ساتھ مل کر کام کرنے اور ان پانچ بورڈز کے درمیان پالیسی امور اور نصاب تعلیم ونظام کی یکسانیت کے لئے ایک ''کوآرڈی نیشن کمیٹی'' کے قیام پر غور کرنے کا حکم فرمایا تھا، جس میں حکومت اور ہماری تنظیمات کی موثر نمائندگی موجود ہو۔

(3) تصفیہ طلب امور کے طے پانے تک فوری طور پر ہماری تحتانی اسناد کی منظوری۔

(4) حکومت پاکستان کی طرف سے ایک باقاعدہ نوٹیفکیشن کی منظوری کا اجراء کہ کسی دینی دارالعلوم، مدرسہ، جامعہ کو نہ تو سرکاری تحویل میں لیا جائے گا اور نہ اس کے انتظامی وتعلیمی امور میں مداخلت کی جائے گی۔

(5) اس آرڈر کا اجراء کہ آئندہ کسی دینی ادارے کے سربراہ، مدرس، طالب علم یا اس سے وابستہ کسی شخص کے خلاف کسی بھی قانونی کارروائی سے قبل اتحاد تنظیمات یا اس تنظیم کے سربراہ کو اعتماد میں لیا جائے گا، جس کے ساتھ ادارے کا الحاق ہے۔

(6) ملک میں رائج عمومی نصاب تعلیم از اول تا دہم کے بارے میں طے کیا گیا تھا کہ ''

تنظیمات'' سے مشاورت کے بعد از سر نو مرتب کیا جائے گا، اس سلسلہ میں ہمیں آپ کی طرف سے عملی پیش رفت کا انتظار ہے۔

(7) محترم صدر پاکستان نے کراچی میں دہشت گردی کا شکار ہونے والوں کے لواحقین اور متاثرین کے لئے ایک کروڑ کی امداد کا اعلان فرمایا تھا۔ صدر پاکستان کے اس اعلان پر عمل در آمد کا انتظار ہے۔

جناب والا!

ہماری گزارش ہے کہ آپ مذکورہ بالا اجلاس کے فیصلوں پر عمل در آمد، پیش رفت اور Follow up کو یقینی بنائیں۔ اس سے ہمیں مرحلہ بہ مرحلہ آگاہی بھی فرماتے رہیں تاکہ ہمارے اور حکومت کے درمیان باہمی اعتماد اور تعاون کی جو فضا قائم ہوئی ہے، یہ مسلسل مستحکم ہوتی رہے۔

چنانچہ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے پلیٹ فارم سے تحفظ مدارس دینیہ کے سلسلے میں حکومت کے ساتھ متواتر مذاکرات ہوتے رہے جس کے نتیجے میں 22 ستمبر 2005ء کو مدارس کی رجسٹریشن سے متعلق ایک معاہدہ طے پایا، جس میں درج ذیل امور پر اتفاق ہوا۔

(1)...... تمام دینی مدارس خواہ کسی نام سے پکارے جائیں، ان کے قیام کے بعد ایک سال کے اندر انہیں سوسائٹیز ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹرڈ کرانا ہوگا۔

(2)...... ہر ایک دینی مدرسہ رجسٹرار کو اپنی سالانہ تعلیمی کارکردگی رپورٹ کی کاپی پیش کرے گا۔

(3)...... ہر رجسٹرڈ مدرسہ اپنے سالانہ حسابات کی آڈٹ کاپی رجسٹرار کے پاس جمع کرائے گا۔

(4)...... دفعہ نمبر 21 کی شق 4 کے تحت اس بات کی ممانعت نہیں ہوتی کہ مدرسے کے نصاب میں تقابل ادیان، مختلف مکاتب فکر کے نقطہ ہائے نظر کا علمی جائزہ یا کسی بھی ایسے موضوع کی تحقیق پڑھائی جائے، جو قرآن وسنت اور فقہ اسلامی میں مذکور ہے۔

(5)...... ایک ادارے کے متعدد کیمپس کے لئے ایک ہی رجسٹریشن کافی ہوگی۔

اتحاد تنظیمات کی ضرورت واہمیت، دستور مرتب کرنے پر غور:

اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کا اجلاس 10 اگست 2005ء کو جامعہ اشرفیہ لاہور میں زیر صدارت حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی صاحب مدظلہم منعقد ہوا۔ رابطہ سیکرٹری اتحاد تنظیمات حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم نے فرمایا کہ بفضلہ تعالیٰ ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' ایک موثر فورم بن چکا ہے۔

لہٰذا اس کا اپنا آئین اور دستور ہونا چاہئے۔ چنانچہ اتفاق رائے سے اس مقصد کے لئے درج ذیل کمیٹی تشکیل دی گئی:

حضرت مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا عبدالمالک صاحب، حضرت مولانا محمد عباس نقوی صاحب، حضرت مولانا محمد یاسین ظفر صاحب، حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب، حضرت مولانا محمد اکرم کاشمیری صاحب۔

ملکی و عالمی حالات کے تناظر میں اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کی ضرورت واہمیت میں اضافہ ہونے لگا، جس کے پیش نظر قائدین اتحاد تنظیمات نے اس اتحاد کو مزید فعال بنانے اور اس کا دستور مرتب کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ چنانچہ رابطہ سیکرٹری اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان) نے اس سلسلہ میں اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کا آئندہ اجلاس طلب کرنے کے سلسلے میں ایک دعوت نامہ جاری کیا، جس میں نہایت جامع انداز میں اتحاد کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کیا گیا، جو کہ حسب ذیل ہے:

بخدمت گرامی حضرت مولانا.......................................زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے!

گزارش ہے کہ ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' کے مرکزی قائدین کی مشاورت سے ''اتحاد'' کی سپریم کونسل کا ایک اہم اجلاس 7 شعبان المعظم 1426ھ مطابق 12 ستمبر 2005ء بروز سوموار صبح نو بجے 403 ایچ بلاک پارلیمنٹ لاجز اسلام آباد میں طلب کیا گیا ہے۔

اس اجلاس کی اہمیت، ضرورت، افادیت اور مقاصد آپ جیسی بالغ النظر شخصیت سے پنہاں نہیں۔ دینی مدارس کے وجود، بقاء اور استحکام کو جو خطرات اس وقت درپیش ہیں اور جس نازک ترین دور سے دینی مدارس اس وقت گزار رہے ہیں، اس نوع کی ابتلاء اور ہنگامہ خیز دور مدارس کی تاریخ میں بہت کم آئے ہیں۔ یہ حالات مدارس کے خدام اور اہل علم سے ان کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے متقاضی ہیں۔ ان لمحات میں معمولی تغافل، تکاسل یا تساہل کے نتائج نہ صرف خطرناک ہو سکتے ہیں بلکہ ہم عنداللہ وعندالناس بھی مسئول ہوں گے۔

اس موقع پر آپ کی رہنمائی، مشاورت اور سرپرستی کی انتہائی ضرورت ہے۔ آپ ''لائحہ عمل'' کے نکات سے اس اجلاس کی اہمیت کا اندازہ فرما سکتے ہیں۔

لائحہ عمل:

(1) دینی مدارس کی رجسٹریشن

(2) دینی مدارس کی اسناد، سپریم کورٹ کا فیصلہ

(3) غیر ملکی طلبہ کا مسئلہ

(4) دستور (اغراض ومقاصد) کی منظوری

(5) انتخاب عہدیداران

(6) دیگر امور باجازت صدر اجلاس

دعوت نامہ سے منسلکہ اوراق بالخصوص آنجناب کے مطالعہ کے لئے ہیں۔ آپ سے التماس ہے کہ انہیں بغور مطالعہ فرمالیں تاکہ حالات کے پس منظر و پیش منظر کے مطالعہ کے بعد آنجناب علی وجہ البصیرۃ مشاورت و رہنمائی فرماسکیں گے۔ اجلاس صبح ٹھیک نو بجے شروع ہوگا۔ موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اجلاس متوقع طور پر طویل ہوسکتا ہے۔

(مولانا) محمد حنیف جالندھری رابطہ سیکرٹری اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان

اتحاد کا یہ اجلاس 12 ستمبر 2005ء بمقام پارلیمنٹ لاجز اسلام آباد زیر صدارت حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ منعقد ہوا، جس مذکورہ بالا ایجنڈے پر غور وخوض کیا گیا۔ اس موقع پر اغراض ومقاصد کے حوالے سے طے کیا گیا کہ:

یہ پاکستان میں دینی مدارس کی پانچ تنظیمات کا مشترکہ ومتحدہ فورم ہے۔ اس کے اغراض مقاصد درج ذیل ہیں۔

(1) تمام مکاتب فکر کے مدارس و جامعات کے درمیان اتحاد وتوافق کی فضاء برقرار رکھنا اور دین حق کی سربلندی کے لئے مشترکہ کوشش کرنا۔

(2) دینی مدارس وجامعات کی حریت فکر وعمل کے تحفظ وبقاء کے لئے متفقہ حکمت عملی تیار کرنا۔

(3) طے شدہ متفقہ حکمت عملی کی تشہیر اور تنفیذ کے لئے طریقہ کار وضع کرنا۔

(4) پانچوں تنظیمات کے تمام درجات کی اسناد کی منظوری کے لئے مشترکہ مہم چلانا۔

(5) پانچوں تنظیمات کے مشترکہ امتحانی بورڈ کو قانونی حیثیت دلوانے کے لئے حکومت سے مذاکرات کرنا اور اپنی مجالس عاملہ کی منظوری سے مشترکہ موقف وضع کرنا۔

(6) دینی مدارس کی خدمات کے تعارف اوران کےحق میں ملکی اور عالمی سطح پررائے عامہ کوہموار ومنظم کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً الگ الگ اورمشترکہ اجتماعات منعقد کرنا۔

اس موقع پرحضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ صدر اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ،حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے جبکہ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم رابطہ سیکرٹری برقرار رہے۔

''اتحاد تنظیمات'' کے اجلاس منعقدہ 27 جمادی الاخریٰ 1430ھ مطابق 21 جون 2009ء کو اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے ناظم اعلیٰ علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہیدؒ کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ ان کی جگہ حضرت مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب مدظلہم کا بطور ناظم اعلیٰ انتخاب عمل میں آیا۔صدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم کو اپنا معاون خصوصی وترجمان مقرر فرمایا۔(باقی آئندہ)

بقیہ:امام العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ کے کتابوں پر تاثرات

حقیقت الرویا پر تبصرہ:

فرمایا:شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے ایک رسالہ حقیقت الرویا لکھا ہے اس میں مغز کچھ بھی نہیں صرف متکلمین وفلاسفہ کے اقوال نقل کردیئے(نوادرات،ص۲۹۶)

علامہ سیوطیؒ کی تالیفات پر تبصرہ:

فرمایا:یادرکھنا کہ میں سیوطیؒ کی تحقیقات کو چنداں اہمیت نہیں دیتا، وہ طول وعرض میں تو چلتے ہیں، لیکن عمق میں غوطہ زن نہیں ہوتے،تبحر ضرور ہے،انہیں مانتا ہوں لیکن محقق نہیں،ہاں ان کی دینداری کا بہت قائل ہوں۔(نوادرات،ص۲۱۳)

مولانا عبدالحی لکھنویؒ کی تالیفات پر تبصرہ:

فرمایا:مولانا موصوف(علامہ لکھنویؒ)نے حواشی وشروح احادیث لکھی ہیں لیکن سب میں ناقل ہی ہیں پچھلی تاویلیں ہی نقل کردیتے ہیں،باقی شفاء جس کو کہتے ہیں کہ مسائل میں امام صاحب کے مذہب کو دوسرے مذاہب کے برابر بڑھایا جائے انصاف سے،تو یہ بالکل نابود ہے(ملفوظات،ص۲۲۰)